روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
# الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
ہفتہ 5/اکتوبر 2013ء 28 ذیقعد 1434 ہجری 5/اخاء 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 228

## پاک اور خبیث مرد

خبیث باتیں خبیث مردوں کے لئے ہیں اور خبیث مرد خبیث باتوں کے لئے ہیں اور پاک باتیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور پاک مرد پاک باتوں کے لئے ہیں۔ یہ سب لوگ ان باتوں سے جو (دشمن) کہتے ہیں پاک ہیں۔ ان کے لئے بخشش اور معزز رزق (مقدر) ہے۔

(النور آیت:27)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بہت سے آدمی اس دنیا میں ایسے ہیں کہ ان کی زندگی ایک اندھے آدمی کی سی ہے کیونکہ وہ اس بات پر کوئی اطلاع ہی نہیں رکھتے کہ وہ گناہ کرتے ہیں یا گناہ کسے کہتے ہیں عوام تو عوام بہت سے عالموں فاضلوں کو بھی پتہ نہیں کہ وہ گناہ کر رہے ہیں حالانکہ وہ بعض گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور کرتے رہتے ہیں۔ گناہوں کا علم جب تک نہ ہو اور پھر انسان ان سے بچنے کی فکر نہ کرے تو اس زندگی سے کوئی فائدہ نہ اس کو ہوتا ہے اور نہ دوسروں کو۔ خواہ سو برس کی عمر بھی کیوں نہ ہو جاوے لیکن جب انسان گناہ پر اطلاع پالے اور ان سے بچے تو وہ زندگی مفید زندگی ہوتی ہے مگر یہ ممکن نہیں ہے جب تک انسان مجاہدہ نہ کرے اور اپنے حالات اور اخلاق کو ٹٹولتا نہ رہے کیونکہ بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں جیسے غصہ، غضب، کینہ، جوش، ریا، تکبر، حسد وغیرہ یہ سب بداخلاقیاں ہیں جو انسان کو جہنم تک پہنچادیتی ہیں۔ انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے شیطان نے کیا تھا۔ یہ بھی ایک بدخلقی ہی تھی۔ جیسے لکھا ہے ابیٰ واستکبر (۔) اور پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا وہ مردود خلائق ٹھہرا۔ اور ہمیشہ کیلئے لعنتی ہوا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ تکبر صرف شیطان ہی میں نہیں ہے بلکہ بہت ہیں جو اپنے غریب بھائیوں پر تکبر کرتے ہیں اور اس طرح پر بہت سی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں اور یہ تکبر کئی طرح پر ہوتا ہے کبھی دولت کے سبب سے، کبھی علم کے سبب سے کبھی حسن کے سبب سے اور کبھی نسب کے سبب سے، غرض مختلف صورتوں سے تکبر کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ وہی محرومی ہے اور اسی طرح پر بہت سے برے خلق ہوتے ہیں جن کا انسان کو کوئی علم نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ کبھی ان پر غور نہیں کرتا اور نہ فکر کرتا ہے۔ انہیں بداخلاقیوں میں سے ایک غصہ بھی ہے۔ جب انسان اس بداخلاقی میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ دیکھے کہ اس کی نوبت کہاں تک پہنچ جاتی ہے وہ ایک دیوانہ کی طرح ہوتا ہے اس وقت جو اس کے منہ میں آتا ہے کہہ گزرتا ہے اور گالی وغیرہ کی کوئی پروا نہیں کرتا۔ اب دیکھو کہ اسی ایک بداخلاقی کے نتائج کیسے خطرناک ہو جاتے ہیں۔ پھر ایسا ہی ایک حسد ہے کہ انسان کسی کی حالت یا مال ودولت کو دیکھ کر کڑھتا اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس نہ رہے اس سے بجز اس کے کہ وہ اپنی اخلاقی قوتوں کا خون کرتا ہے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ پھر ایک بداخلاقی بخل کی ہے۔ باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے اس کو مقدرت دی ہے مگر یہ انسانوں پر رحم نہیں کرتا۔ ہمسایہ خواہ ننگا ہو بھوکا ہو مگر اس کو اس پر رحم نہیں آتا (۔) حقوق کی پروا نہیں کرتا۔ وہ بجز اس کے کہ دنیا میں مال ودولت جمع کرتا رہے اور کوئی کام دوسروں کی ہمدردی اور آرام کے لئے نہیں رکھتا۔ حالانکہ اگر وہ چاہتا اور کوشش کرتا تو اپنے قویٰ اور دولت سے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتا تھا۔ مگر وہ اس بات کی فکر نہیں کرتا۔

غرضیکہ طرح طرح کے گناہ ہیں جن سے بچنا ضروری ہے۔ یہ تو موٹے موٹے گناہ ہیں جن کو گناہ ہی نہیں سمجھتا پھر زنا، چوری، خون وغیرہ بھی بڑے بڑے گناہ ہیں اور ہر قسم کے گناہوں سے بچنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 608)

## حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات جلسہ سالانہ آسٹریلیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ آسٹریلیا سے دو خطابات فرمائیں گے جو ایم ٹی اے پر پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں ٹیلی کاسٹ ہوں گے۔ احباب جماعت حضور انور کا خطبہ جمعہ خود بھی سنیں اور دوسروں کو بھی استفادے کی تلقین فرمائیں۔

☆لجنہ سے خطاب، جلسہ سالانہ آسٹریلیا
5/اکتوبر، 6:30 تا 9 بجے صبح

☆اختتامی خطاب، جلسہ سالانہ آسٹریلیا
6/اکتوبر، 6:30 تا 9 بجے صبح

## دعوت الی اللہ کا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''اب تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اپنی طرف بلانے کے لئے راستے بھی آسان کردیئے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں اپنا پیغام پہنچانے کے لئے ذریعہ اور وسیلہ بھی مہیا کردیا ہے۔ آج (۔) ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ سے 24 گھنٹے یہی کام ہو رہا ہے، 24 گھنٹے اس کام کے لئے وقف ہیں۔ پس اگر اپنے علم میں کمی بھی ہو تو اس کے ذریعہ سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ ضرورت توجہ کی ہے''۔

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 376)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مشعلِ راہ

# نیکیوں کے 2 حصے۔ فرائض اور نوافل

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے، اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک فرائض، دوسرے نوافل۔ فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو۔ جیسے کے قرضہ کا اتارنا۔ یا نیکی کے مقابل نیکی۔ ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں، یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔ جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان کرنا۔ یہ نوافل ہیں۔ یہ بطور مُکمّلات اور مُتِمَّمَات فرائض کے ہیں...... حدیث میں بیان ہے کہ اولیاء اللہ کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہو رہتی ہے۔ مثلاً زکوٰۃ کے علاوہ وہ اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا ولی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ، پاؤں حتی کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 9)

’’بیعت میں جاننا چاہئے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اس کی ضرورت ہے؟ جب تک کسی شے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو، تو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی۔ جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال واسباب ہوتا ہے۔ مثلاً روپیہ، پیسہ، کوڑی، لکڑی وغیرہ۔ تو جس قسم کی شے ہے، اسی درجہ کی اس کی حفاظت کی جاوے گی۔ ایک کوڑی کی حفاظت کے لیے وہ سامان نہ کرے گا جو پیسہ اور روپیہ کے لیے اسے کرنا پڑے گا اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونہ میں ڈال دے گا۔ علی ہذا القیاس جس کے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان ہے۔ اس کی زیادہ حفاظت کرے گا۔ اسی طرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے۔ جس کے معنی رجوع کے ہیں۔ توبہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے ان کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے گویا کہ گناہ میں اس نے بودوباش مقرر کر لی ہوئی ہے۔ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن کو چھوڑنے میں تو اس کو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی، فرش وہمسائے، وہ گلیاں کوچے۔ بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے یعنی اس (سابقہ) وطن میں کبھی نہیں آتا۔ اس کا نام توبہ ہے۔ معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں اور تقویٰ کے دوست اور۔ اس تبدیلی کو صوفیاء نے موت کہا ہے جو توبہ کرتا ہے، اسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اس کے سامنے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحیم وکریم ہے۔ وہ جب تک اس کل کا نعم البدل عطا نہ فرماوے، نہیں مارتا...... (البقرہ:223) میں یہی اشارہ ہے کہ وہ توبہ کر کے غریب، بیکس ہو جاتا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے محبت اور پیار کرتا ہے اور اُسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے۔ دوسری قومیں خدا کو رحیم وکریم خیال نہیں کرتیں۔ عیسائیوں نے خدا کو تو ظالم جانا اور بیٹے کو رحیم کہ باپ تو گناہ نہ بخشے اور بیٹا جان دے کر بخشوائے۔ بڑی بیوقوفی ہے کہ باپ بیٹے میں اتنا فرق ہو۔ والد مولود میں مناسبت اخلاق، عادت کے ہوا کرتی ہے (مگر یہاں تو بالکل ندارد) اگر اللہ رحیم نہ ہوتا تو انسان کا ایک دم گزارہ نہ ہوتا۔ جس نے انسان کے عمل سے پیشتر ہزاروں اشیاء اُس کے لئے مفید بنائیں، تو کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ توبہ اور عمل کو قبول نہ کرے ...... بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی۔ ایسے بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اسی وقت حصہ دار ہوگا جب اپنے وجود کو ترک کر کے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اس کے ساتھ ہو جاوے۔ منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ سچا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے آخر بے ایمان رہے۔ ان کو سچی محبت اور اخلاص پیدا نہ ہوا، اس لیے ظاہری لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ان کے کام نہ آیا۔ تو ان تعلقات کو بڑھانا بڑا ضروری امر ہے۔ اگر ان تعلقات کو وہ (طالب) نہیں بڑھاتا اور کوشش نہیں کرتا، تو اس کا شکوہ اور افسوس بے فائدہ ہے۔ محبت اور اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہئے۔ جہاں تک ممکن ہو اس انسان (مرشد) کے ہمرنگ ہو۔ طریقوں میں اور اعتقاد میں۔ نفس لمبی عمر کے دعوے دیتا ہے۔ یہ دھوکہ ہے۔ عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ جلدی راستبازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہئے اور صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 2 تا 4)

’’دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا......

’’حقیقی نیکی کو تم ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے۔‘‘ (آل عمران:93) کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے۔ ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیوں کر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی، ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں...... (آل عمران:93) اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔ پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکرؓ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہؐ نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 368,367)

# سنگاپور کے پہلے احمدی حاجی جعفر صاحب کا

## اخلاص وفدائیت اور جرأت و بہادری

محترم مولانا غلام حسین ایاز صاحب کی کوششوں کا پہلا پھل حاجی جعفر صاحب ابن حاجی وانتارا صاحب تھے جو جنوری 1937ء میں حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ ان کے اخلاص جرأت و فدائیت کا ذکر کرتے ہوئے محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق انچارج سنگاپور مشن کا بیان ہے کہ:۔

’’سنگاپور میں قیام جماعت کے ابتدائی ایام میں مکرم حاجی صاحب مرحوم نے حضرت مولوی غلام حسین صاحب ایاز کی معیت میں سلسلہ کی خاطر بہت تکلیفیں اٹھائیں۔ دو تین مرتبہ بعض معاندین کی طرف سے زدوکوب اور ماریں بھی کھائیں مگر خدا کے فضل سے ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ ایک مرتبہ بعض مخالف لوگوں کی انگیخت پر دو اڑھائی سو مسلح افراد نے آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا اور اپنے ایک عالم کو ساتھ لا کر حاجی صاحب مرحوم سے اسی وقت احمدیت سے منحرف ہونے کا مطالبہ کیا اور بصورت دیگر ان کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کی دھمکی دی۔ حاجی صاحب مرحوم نے اسی وقت اونچی آواز سے تشہد پڑھ کر اعلان کیا کہ میں کس بات سے توبہ کروں اور اگر میں نے کسی گناہ سے توبہ کرنی بھی ہو تو بندوں کے سامنے نہیں بلکہ میں اللہ کے سامنے اپنے سب گناہوں کی معافی مانگتا ہوا اس سے ملتجی ہوں کہ وہ مجھے معاف کرے۔ جب اس کے باوجود مجمع مشتعل رہا اور مکان میں گھس کر جانی نقصان پہنچانے کی دھمکیاں دیتا رہا تو مرحوم مومنانہ جرأت اور ہمت سے ایک چھرا ہاتھ میں لے کر اپنے مکان کی حدود میں اپنا دروازہ روک کر کھڑے ہو گئے اور ببانگ دہل یہ اعلان کر دیا کہ مرنا تو ہر ایک نے ایک ہی مرتبہ ہے۔ کیوں نہ سچائی کی خاطر بازی لگا دی جائے۔ اب اگر تم میں سے کسی باپ کے بیٹے میں جرأت ہے کہ بری نیت سے میرے مکان میں گھسنے کی کوشش کرے تو آگے بڑھ کر دیکھ لے کہ اس کا کیا حشر ہوگا۔

مکان کی دوسری سمت سے حاجی صاحب مرحوم کی بہادر لڑکی باہر نکل آئی اور ہاتھوں میں ایک مضبوط ملائی تلوار نہایت جرأت سے گھماتے ہوئے اس نے بھی سارے مجمع کو یہ کہتے ہوئے چیلنج کیا کہ میرے والد جب سے احمدی ہوئے ہیں۔ میں نے ان میں کوئی خلاف شرع بات نہیں دیکھی۔ بلکہ ایمان اور عملی ہر لحاظ سے وہ پہلے سے زیادہ پکے دیندار ہیں۔

پس اگر آپ لوگوں میں سے کسی نے میرے باپ پر حملہ کرنے کی جرأت کی یا ناجائز طور پر ہمارے گھر کے اندر گھسنے کی کوشش کو تو وہ جان لے کہ اس کی خیر نہیں۔ اگرچہ میں عورت ہوں۔ تاہم تم یاد رکھو کہ حملے کی صورت میں میں اس تلوار سے تین چار کو مار گرانے سے پہلے نہیں مروں گی۔ اب جس کا جی چاہے۔ آگے بڑھ کر اپنی قسمت آزمالے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس مشتعل مجمع پر ایسا رعب طاری کیا کہ باوجود اس کے کہ لوکل ملائی پولیس کے بعض افراد وہاں کھڑے قیام امن کے بہانے مخالفین احمدیت کی کھلی تائید کر رہے تھے۔ پھر بھی مجمع میں سے کسی فرد کو بھی مکرم حاجی صاحب کے گھر میں گھسنے یا حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ آخر جب کافی وقت گئے تک وہ لوگ منتشر نہ ہوئے تو حاجی صاحب مرحوم نے ان کو مخاطب کر کے کہا کہ میں خدا کے فضل سے احمدیت میں داخل ہونے سے پہلے بھی موحد تھا اور قبول احمدیت کے بعد تو زیادہ پکے طور پر موحد ہو گیا ہوں۔ اس پر مخالفین شرمندہ ہو کر آہستہ آہستہ منتشر ہو گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد ہشتم ص 202)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ صاحب۔ جرمنی

## محمد ہی نام اور محمد ہی کام ،علیک الصلوٰۃ علیک السلام

# علم بردار لشکر اسلام۔ حضرت قیس بن سعدؓ

رات والے منظر کی دہشت ابھی اس کی یادداشت سے محو نہ ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس کا دل دہل جاتا تھا۔ کل رات وہ دشمن کا پتہ لینے اس علاقے کی جانب روانہ ہوا تھا۔ آسمان کی سیاہ چادر ہمیشہ کی طرح دنیا و مافیھا سے بے نیاز تنی ہوئی تھی۔ اس غیر مرئی چادر پر آویزاں بے حد و بے شمار ٹمٹماتے دیئے ایک دلفریب منظر پیش کر رہے تھے۔ چاند، جو چند دن پہلے ہی اپنے جوبن پر تھا، ریت کے باریک ذروں پر پیار سے نرم اور ٹھنڈی روشنی کی کرنیں بکھیر رہا تھا۔ سکوت کے اس عالم میں ہوا کے خوشگوار جھونکے اسے پسند تھے۔ لیکن کل رات کے اس سمے ان قدرتی مناظر سے لطف ہونے کی اسے کچھ ہوش نہ تھی۔ انسان کے من میں ڈر ہو تو اسے ہر چیز سے خوف آنے لگتا ہے۔ خوف درحقیقت انسان کے اندر سے ہی پھوٹتا ہے۔ بیرونی وجوہ اس اندرونی خوف ہی کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ اس کی بھی کچھ ایسی ہی کیفیت تھی۔ ریت کے ٹیلے جو ہر سو بکھرے تھے چاند ستاروں کی روشنی میں اسے مہیب شکلیں بناتے لگ رہے تھے۔ نگاہیں تھیں کہ کسی ناگہانی آفت کے خوف سے ٹیلوں کو ٹٹولتی ایک سمت میں افق تک پھسلتی جاتیں، پھر ناکام لوٹ کر ایک اور سمت سفر اختیار کرتیں۔ اسی کیفیت میں سفر کرتے کرتے وہ شہر سے کوئی 22 کلومیٹر دور مرالظہران پہنچ گیا تھا۔ لیکن دشمن کا کوئی نشان اب تک اسے نہ ملا تھا۔ قریب تھا کہ وہ تھک کر واپسی کا ارادہ کر لیتا۔ اسی اثناء میں ریت کے ایک ٹیلے کو عبور کرتے ہی یکا یک آگ کا ایک سمندر اس کی آنکھوں کے سامنے پھیل گیا۔ تاحد نگاہ آگ کے روشن الاؤ ایک لشکر جرار کا پتہ دے رہے تھے۔ یہ نظارہ دیکھ کر اس کا دل بیٹھنے لگا۔ عرصہ ہوا وہ اس نتیجہ پر پہنچ چکا تھا کہ دشمن افواج کا مقابلہ کرنے کی طاقت اب اس کی قوم میں نہیں رہی۔ یہی وجہ تھی کہ گزشتہ کے برعکس کچھ عرصہ سے وہ صلح کا خواہاں تھا۔ لیکن اس لمحے، آگ کے اس سمندر کو دیکھتے ہی، اس کے شعور پر اس حقیقت کا نزول ہوا کہ اب کھیل ختم ہو چکا!

انسان کا نفس کیسا زور آور ہے؟ خواہشات کس قدر قوی؟ عقل و دماغ خواہ کچھ ہی کہیں، دلی خواہشات کے سامنے ان کی کچھ بھی تو پیش نہیں جاتی! آخری لمحے تک، سب کچھ جانتے ہوئے بھی، کسی نامعلوم امید پر، کسی انہونی کے ہو جانے کی خواہش میں، وہ ایک معجزے کا انتظار کرتا رہتا ہے کہ شائد وہ کچھ نہ ہو جس کا ہونا اسے صاف نوشتہ دیوار نظر آ رہا ہوتا ہے۔ بالآخر وہ لمحہ بھی آن پہنچتا ہے جب اس کی خواہشات کے برعکس، خدائے برتر کی تقدیر غالب آ جاتی ہے۔ تب نہ چاہتے ہوئے بھی حقائق کا سامنا اسے کرنا ہی پڑتا ہے۔ اس لمحے اس کے عزائم کا فسخ ہونا، اس کی تمام ترکوششوں کا کامیابی کی صورت متشکل نہ ہو سکنا، اسے عبودیت کا ایک نیا عرفان عطا کر سکتا ہے۔ اپنے رب کی تقدیر کے سامنے صبر و وفا سے سر جھکانا اسے نئی روحانی رفعتیں عطا کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو؟ اگر وہ حقائق کو ماننے سے انکار کر دے تو؟ وقت کا بہاؤ تو کسی کا انتظار نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ کے غیر مبدل و غیر متغیر قوانین کے سامنے اسے بالآخر سر جھکانا ہی ہوتا ہے۔ البتہ روحانی ترقی اور نفس کو پامال کرنے کا ایک انمول موقع اس کے ہاتھ سے جاتا رہتا ہے اور بعد از وقت صبر کا کوئی خاص فائدہ اسے نہیں ہوتا۔ وہ بھی اس لمحے اسی کیفیت سے گزر رہا تھا۔ ناگاہ لشکر کی حفاظت پر مامور کچھ سپاہیوں نے اسے جا لیا۔

اگلے دن آنحضورﷺ نے حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کو ارشاد فرمایا کہ ابوسفیان بن حرب کو لشکر اسلام کا نظارہ کروائیں۔ اس امر کے مقاصد میں شائد یہ بھی تھا کہ اسلامی لشکر کی شوکت دیکھ کر مسلح مزاحمت کا خیال اس کے دل سے نکل جائے۔ آپﷺ کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی تھی کہ جس قدر ممکن ہو جنگ و جدل سے بچا جائے۔ کسی جان کا بے جا نقصان نہ ہو۔ ایک کے بعد ایک دستہ ابوسفیان کے سامنے سے گزرتا۔ مسلمانوں کا نظم و ضبط، ان کا عزم، ان کی فوجی تیاری اسے بار بار یہ یقین دہانی کرواتے کہ اس لشکر کا مقابلہ بے سود ہے۔ ابوسفیان آخر اہل مکہ کا سردار تھا۔ اتنی جلدی اپنے غرور و مان کو کیونکر چھوڑ دیتا ہر دستے کے گزرنے پر عباس سے پوچھتا یہ کون ہیں؟ عباسؓ بتاتے تو ان سے بظاہر لاپرواہی دکھا کر پھر لشکر کی پیش قدمی کا نظارہ کرنے لگتا۔ آخر ایک دستہ سامنے آیا جس کی شان ہی کچھ نرالی تھی۔ اس میں شامل فوجی پوری طرح مسلح اور نہایت پر رعب و پر شوکت تھے۔ رعب سے سے اس کا دل لرز اٹھا۔ اس مرتبہ ابوسفیان کے پوچھنے پر عباسؓ نے فرمایا کہ یہ مہاجرین و انصار ہیں۔ ابوسفیان پر کچھ ایسا رعب پڑا کہ بے اختیار کہنے لگا کہ تمہارا بھتیجاﷺ تو بڑا بادشاہ بن گیا ہے۔ عباسؓ نے فرمایا یہ نبوت ہے۔ نبوت کے عرفان سے نابلد ابوسفیان شائد ہی اس جواب کا مطلب سمجھ سکا ہو۔ لیکن بادشاہت و نبوت کا فرق اب بار بار ابوسفیان کے سامنے ظاہر ہونے والا تھا۔

اس دستے میں انصار کا علم حضرت سعدؓ بن عبادہ کے پاس تھا جو انصار کے سردار تھے۔ سعدؓ جانتے تھے کہ اہل مکہ نے 13 سال آنحضورﷺ کے ساتھ کیسا ظالمانہ رویہ اپنائے رکھا تھا۔ پھر 8 سال تک مسلمانوں پر جنگ مسلط کی تھی۔ کتنے ہی مسلمان ان مظالم اور جنگوں میں کام آ چکے تھے بلکہ نہایت ظالمانہ طریق پر قتل کئے گئے تھے۔ احد کے میدان میں تو دشمنوں نے موت کے بعد بھی مسلمانوں کے ساتھ نفرت کا اظہار جاری رکھا تھا۔ کیسا ہتک آمیز تھا وہ رویہ، جو اہل مکہ نے حدیبیہ کے موقع پر اپنایا تھا۔ کیسے مکروہ تھے وہ حیلے جن کے ذریعہ مسلمانوں کو دھوکہ دے کر قابو کیا جاتا اور پھر بے رحمی سے قتل کر دیا جاتا تھا۔ ابوسفیان کو دیکھ کر آپ رہ نہ سکے اور کہنے لگے کہ آج جنگ کا دن ہے۔ آج حرم کو حلال کر دیا جائے گا۔ یعنی حرم میں جہاں جنگ حرام ہے وہ آج جائز ہو گی اور کفار سے مظالم کا بدلہ لیا جائے گا۔ مظالم کا بدلہ لینا عین انصاف ہوتا لیکن ابوسفیان جو جانتے تھے کہ انصاف سے کام لیا گیا تو اہل مکہ تباہ و برباد ہو جائیں گے یہ سن کر گھبرا گئے۔ جب آنحضورﷺ کی سواری سامنے آئی تو سعدؓ کی شکایت کی۔ آپﷺ نے فرمایا آج تو رحم کرنے کا دن ہے۔ پھر آپﷺ نے حکم دیا کہ علم سعد سے لے لیا جائے۔

اس حکم کی حکمت آپﷺ نے بیان نہیں فرمائی لیکن اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایسا متعدد وجوہ کی بنا پر فرمایا۔ شائد اس لئے کہ قریش کا خوف دور ہو نیز ان کی تالیف قلب کے لئے۔ شائد اس لئے بھی کہ امام کی اجازت کے بغیر کسی کو فیصلہ کرنے کی اجازت نہیں۔ امام ڈھال ہے۔ جو امام پر پیش قدمی کرے گا، وہ لازماً بے رحم ہتھیاروں کی زد میں آ کر نقصان اُٹھائے گا۔ آنحضورﷺ کی اجازت کے بغیر کسی کو جنگ کا اعلان کرنے یا بدلہ لینے کا عندیہ دینے کا اختیار نہ تھا۔ اب اگلا سوال یہ درپیش تھا کہ علم کس کو دیا جائے؟

آنحضورﷺ انسانی نفسیات کی باریکیوں کو جانتے اور ان سے کام لینے میں کمال رکھتے تھے۔ آگ کے الاؤ روشن کرنے کا ذکر ابھی ہو چکا جس کے بنا پر ابوسفیان کو اسلامی لشکر اپنی اصل تعداد سے کہیں زیادہ دکھائی دیا۔ اسی طرح ابوسفیان کو اسلامی لشکر کی قوت و صلاحیت کا نظارہ کروانا ایک نفسیاتی حربہ بھی تھا۔ آپ ہر ایک کی عزت نفس کا خیال فرماتے خواہ وہ دوست ہو یا دشمن۔ آپﷺ دلوں کو جوڑنے اور عزتیں عطا فرمانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ دنیاوی بادشاہوں کے برعکس آپﷺ نہ تو مفتوح مخالفین کو ذلیل کرتے اور نہ ہی کسی لغزش پر اپنے وفادار صحابہ کے جذبات کو مجروح ہونے دیتے۔ سرزنش میں بھی نرمی اور پیار کا پہلو ظاہر ہوتا رہتا مثلاً کسی سزا یافتہ صحابی پر اس کے نوافل پڑھنے کے دوران محبت سے نظر ڈالنا۔ اس حسن سلوک اور نرمی کی ضرورت اور اہمیت اس بات سے ہی ظاہر ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر آپﷺ کے اخلاق اچھے نہ ہوتے اور آپﷺ بے جا سختی سے کام لینے والے اور سخت دل ہوتے تو باوجود قرآن کریم جیسی پاک اور اعلیٰ تعلیم کے نازل ہونے کے اور باوجود صحابہؓ کے بے مثال وفا کیش ہونے کے، وہ پھر بھی آپﷺ کے پاس سے بھاگ جاتے۔ (آل عمران 120)

اس موقع پر ایک طرف سردار مکہ کی عزت فرمائی تو دوسری طرف کمال حکمت سے انصار کے سردار کے دلی جذبات کا خیال اور ان کی سرداری کی لاج بھی رکھی۔ چنانچہ حکم دیا کہ علم، سعد کے بیٹے قیس کو دے دیا جائے۔ عرب طریق کے مطابق قبیلے کی سرداری باپ سے بیٹے کو موروثی طور پر ملتی تھی۔ اس طرح گویا علم سعدؓ سے لے کر ایک مقصد پورا فرمایا اور سعدؓ کے بیٹے کو دے کر دوسرا بھی۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد وبارك وسلم۔

حضرت قیسؓ بن سعدؓ جن کو علم عطا کیا گیا نہایت زیرک اور قابل منتظم تھے۔ حضرت علیؓ کے زمانہ میں آپﷺ مصر کے گورنر بھی رہے اور جنگ جمل و صفین و نہروان کی جنگوں میں آپؓ کا ساتھ دیا۔ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد اپنے وطن چلے گئے جہاں 60 ہجری کے قریب وفات پائی۔ آپؓ ان پانچ افراد میں سے ایک تھے جو اپنی ذہانت اور سیاسی مہارت کی بنا پر عرب میں مشہور تھے۔ آپؓ کا خود اپنے بارہ میں یہ قول مشہور ہے کہ اگر اسلام نہ روکتا تو میں ایسے داؤ پیچ استعمال کر سکتا کہ کسی عرب کو ان کا توڑ کرنے کی طاقت نہ ہوتی۔ یہ بھی آنحضورﷺ کی قوت قدسی کا اثر تھا کہ سخت ضرورت کے وقت بھی صحابہؓ نہ صرف پاک مقاصد کی خاطر کام کرتے بلکہ اس ضمن میں صرف پاک ذرائع ہی استعمال فرماتے نہ کہ دنیاوی مقولہ کے مطابق محبت و جنگ میں ہر چیز کو جائز رکھتے۔ خدا کی خاطر کئے جانے والے کام میں اسی کے احکام کی خلاف ورزی چہ معنی دارد؟

حضرت قیسؓ اپنی سخاوت کی وجہ سے بھی بہت مشہور تھے۔ آپؓ قرض لے کر بھی دعوت کرنے میں مضائقہ نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ بسا اوقات دوسرے صحابہ کو ان کی سخاوت حد اعتدال سے بڑھتی معلوم ہوتی۔ بھاری بھر کم جسم کے مالک اور قد کے بہت لمبے تھے۔

باقی صفحہ 6 پر

مکرم حیدر علی ظفر صاحب

تقریر جلسہ سالانہ جرمنی 2013ء

# خطباتِ امام ۔ تزکیۂ نفس کا ذریعہ

حضرت مسیح موعود نے بیعت لینے سے قبل جو اشتہار دیا اُس میں جماعت کے قیام کی غرض یوں بیان فرمائی:

’’خدا تعالیٰ نے اِس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دِکھانے کے لیے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دُنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور اَمن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اُس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور اُنہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا‘‘۔

(اشتہار 4؍مارچ 1889ء، مجموعہ اشتہارات جلد اوّل، ص198)

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے خلافتِ احمدیہ کی برکت سے (دین حق) کی سچی اور حقیقی تعلیم پر مشتمل تازہ بتازہ آسمانی مائدہ کا انتظام کر رکھا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد بھی افراد جماعت میں ایک پاک اور روحانی تبدیلی پیدا کرنے اور اُن کے تزکیۂ نفس کا ذریعہ ہے اور وہ ہے خلافت علیٰ منہاج النبوت کا قیام۔ نبوت کے بعد نظام خلافت کے قیام کی غرض ہی یہ ہے کہ برکات رسالت جاری رہیں جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود اپنی کتاب شہادۃ القرآن میں تحریر فرماتے ہیں:

’’چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف واولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

خلیفۂ وقت اپنے خطبات اور خطابات میں بیک وقت دنیا بھر کے احمدیوں کو مخاطب ہوتے اور نصائح فرماتے ہیں جس کی وجہ سے اُن کی ایک ہی نہج پر تربیت ہورہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے تمام برّ اعظموں میں بسنے والے مختلف رنگ و نسل کے احمدی ایم ٹی اے کی برکت سے ایک مضبوط، فعال اور منظّم قوم بن چکے ہیں۔ اپنے تربیت کے معیاروں کو بلند سے بلند تر کرنے کیلئے یہ نہایت اہم اور ضروری ہے کہ ہم ایم ٹی اے سے بھرپور استفادہ کریں اور بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہر خطبہ براہِ راست سننے کی کوشش کریں۔

خلیفۂ وقت کے خطبات جمعہ اور دیگر ارشادات افرادِ جماعت کے اخلاق و اعمال میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کا موجب بن رہے ہیں۔ نبی کی بعثت کی اغراض میں اسے یُزکیھم کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے یعنی وہ اُن کے نفسوں کا تزکیہ کرتا ہے۔ خلیفہ چونکہ نبی کے کاموں کو جاری رکھنے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اس لئے وہ بھی یہ کام انجام دیتا ہے۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے کاموں کو یوں بیان فرمایا ہے:

وہ اُن پر اُس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور اُنہیں پاک کرتا ہے اور اُنہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

(سورۃ الجمعہ، آیت 3)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی از سر نو تعمیر کے وقت ایک نبی کے مبعوث ہونے کے لئے یہ دعا کی تھی:

............ (البقرۃ:130)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد میں سے مبعوث ہونے والے ایک رسول کیلئے دعا کی اور اس دعا ہی میں ان اغراض کو بیان کیا جو انبیاء کی بعثت کا مقصد ہوتی ہیں۔ اور یہ چار کام ہیں میں نے غور کر کے دیکھا ہے کہ کوئی کام اصلاح عالم کا نہیں جو اس سے باہر رہ جاتا ہو۔‘‘

(منصبِ خلافت ص 3-4)

’’الغرض نبی کا کام بیان فرمایا (دعوت الی اللہ) کرنا، کافروں کو مومن کرنا۔ مومنوں کو شریعت پر قائم کرنا پھر باریک در باریک راہوں کا بتانا۔ پھر تزکیۂ نفس کرنا۔‘‘

(منصبِ خلافت ص۔12)

## تزکیۂ نفس سے کیا مراد ہے؟

قرآنِ کریم کی مختلف تفاسیر میں ویزکیھم کے جو معانی بیان کئے گئے ہیں ان کی رُو سے افراد کو اُن کی ظاہری اور باطنی ہر طرح کی گندگی اور نجاست سے پاک کرنا، جس میں بدن اور لباس وغیرہ کی ظاہری پاکیزگی بھی داخل ہے اور عقائد و اعمال اور اخلاق و عادات کی پاکیزگی بھی شامل ہے۔ پھر یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ ان کی زندگیاں سنوارے۔ اور زندگی سنوارنے میں خیالات، اخلاق، عادات، معاشرت، تمدن، سیاست غرض ہر چیز کو سنوارنا شامل ہے۔

ایک تفسیر میں یہ بھی ہے کہ ان کو پاک کرے۔ دماغ کو ہی پاک نہ کرے بلکہ حکمت سکھا کر اُن کے قلوب بھی محبت الٰہی سے بھر دے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ میں جذب کر دیں۔ الٰہی صفات اُن میں پیدا ہو جائیں۔ اور وہ چلتے ہوئے انسان نظر نہ آئیں بلکہ خدا نمائی کا ایک آئینہ دکھائی دیں۔ ایک تفسیر میں یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اپنے تصرّفِ روحانی سے دلوں کے آئینوں کو جِلا بخشے اور روشن کرے تا کہ حقائق و معارف ان میں جلوہ نما ہو سکیں۔

حضرت مصلح موعود ویزکیھم۔ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’غرض ایک تو یہ معنے ہوئے کہ گناہوں سے بچانے کی کوشش کرے...... اور دوسرے معنوں کے لحاظ سے یہ کام ہوا کہ صرف گناہوں سے نہ بچائے بلکہ ان میں نیکی پیدا کرے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہو ایک تو وہ تدابیر اختیار کرے جن سے جماعت کے گناہ دور کر دے دوسرے ان کو خوبصورت بنا کر دکھا دے، اعلیٰ مدارج کی طرف لے جاوے اور ان کے کاموں میں اخلاص اور اطاعت پیدا کرے۔‘‘

(منصبِ خلافت۔صفحہ 16)

تزکیۂ نفس کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’وہ روحانی کمالات جو (۔) سکھاتا ہے اُن کے لیئے ضروری ہے کہ اعمال میں پاکیزگی اور صدق اور وفاداری ہو بغیر اس کے وہ باتیں حاصل ہی نہیں ہو سکتیں ہیں‘‘۔

(الحکم 31 مئی 1905ء صفحہ 9، بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود صفحہ 397)

اسی طرح آپ نے فرمایا:

’’تزکیۂ نفس میں ہی تمام برکات اور فیوض اور کامیابیوں کا راز پنہاں ہے۔ فلاح صرف امورِ دینی ہی میں نہیں بلکہ دُنیا و دین میں کامیابی ہو گی۔ نفس کی ناپاکی سے بچنے والا انسان کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ دنیا میں ذلیل ہو‘‘۔

(الحکم 14 جولائی 1908ء صفحہ 4، بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود صفحہ 398)

تزکیۂ نفس کا یہ کام نبی کی وفات کے بعد وہی شخص کر سکتا ہے جسے خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی کا خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے۔ اور جب خلیفہ لوگوں پر خدا کی آیات پڑھتا ہے اور اُن کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ تو اِس کا منطقی اور حتمی نتیجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا کہ اس سے لوگوں کا تزکیۂ نفس ہوتا ہے۔ مومنوں کے لئے تزکیۂ نفس کا حصول بہت ضروری ہے اس لئے اسے میں مختلف پیرایوں میں بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ و باللہ التوفیق۔

انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا اپنا نفس ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف ساری زندگی ایک مسلسل جہاد کرنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے۔ نفس کے خلاف جہاد کو رسول اللہ ﷺ نے سب سے بڑا جہاد یعنی جہادِ اکبر قرار دیا ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ جنگِ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے تو فرمایا۔

کہ ہم دشمنوں کے مقابلہ سے واپس آرہے ہیں۔ وہاں ہم جہادِ اصغر میں مصروف تھے لیکن اب ہم جہادِ اکبر کی طرف لوٹے ہیں۔

(کنزالعمال)

یعنی نفس کے خلاف جہاد کی طرف جو کہ دراصل جہادِ اکبر ہے۔ ایک اور موقعہ پر فرمایا۔ یعنی نفس کے خلاف جہاد بہترین جہاد ہے۔

(مکاشفۃ القلوب صفحہ 62)

حضرت مسیح موعود نے بھی جس جہاد کا اعلان فرمایا وہ نفسوں کو پاک کرنے کا جہاد ہی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

’’قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قدافلح من زکھا یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔ دیکھو میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔ اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 15)

پھر فرماتے ہیں:

’’یاد رکھو کہ خدا کا ہرگز منشاء نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کر دو بلکہ اس کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ قدافلح من زکھا (الشّمس:10)۔ تجارت کرو، زراعت کرو، ملازمت کرو اور حرفت کرو، جو چاہو سو کرو مگر نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کر دیں۔ پھر جو تمہاری دنیا ہے یہی دین کے حکم میں آجاوے گی‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 550)

سورۃ انفال آیت 25 میں اللہ تعالیٰ مومنین کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اللہ اور رسول کی ہر آواز پر لبیک کہو کیوں کہ اس کے بدلہ میں تمہیں نئی روحانی زندگی سے سرفراز کیا جائے گا۔

انبیاء کے بعد خلفاء بھی بنی نوع انسان کی ہمیشہ ایسے راستوں کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں جن کی انتہائی منزل دلوں کی پاکیزگی، تقویٰ اور طہارت ہے اور یہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا ایک

ایسا فیضان ہے جس سے انسانوں کی حالتیں یکسر بدل جاتی ہیں۔ اس لئے نبی کے بعد خلیفہ کی آواز پر لبیک کہنے سے بھی اُسی طرح نئی روحانی زندگی ملتی ہے۔ خلفاء خدا داد ہدایت سے جماعت کی راہنمائی کیلئے وقتاً فوقتاً مختلف تحریکات پیش کرتے ہیں جو مومنوں کی زندگی میں ایک نئی روح پیدا کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ اور احمدی نہ صرف جان، مال اور وقت کی قربانی کے میدان میں آگے بڑھتے ہیں بلکہ بنی نوع انسان کی خدمت میں نام پیدا کیا ہے۔ جس کی ایک دُنیا معترف ہے۔ خلفاء مسیح موعود نے مختلف وقتوں میں جو تحریکات کیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

قومی وحدت کی تحریک، یتامیٰ اور مساکین فنڈ کی تحریک، تحریک جدید، وقف جدید، نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم، تعلیم القرآن و وقف عارضی کی سکیم، وقف نو کی تحریک، ہیومینیٹی فرسٹ کا قیام، نئی وصایا کی تحریک۔ تعمیر بیوت الذکر کی تحریک۔ خلفاء مسیح موعود کی تحریکات کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ایک ارشاد پیش کرتا ہوں۔

”اللہ تعالیٰ جب بھی کوئی تحریک جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ کے دل میں ڈالتا ہے تو اس کے متعلق آپ کو پوری طرح مطمئن ہونا چاہئے، کہ ضرور کوئی الٰہی اشارے ایسے ہیں جو مستقبل کی خوش آئند باتوں کا پتہ دے رہے ہیں۔“

پھر فرمایا!

جس تحریک میں آپ اس لئے حصہ لیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ مسیح موعود کے خلیفہ کی تحریک ہے تو اس میں عظیم الشان برکتیں پڑیں گی جو آپ کے تصور سے بھی بالا ہوں گی۔“

(ماہنامہ خالد ربوہ، جون 1986ء صفحہ 21)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اور اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو۔ (آل عمران:104) اللہ کی اِس رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کے مختلف ذرائع اور طریقے ہو سکتے ہیں، جن میں سے ایک خلیفۂ وقت کے ساتھ زندہ اور مستقل تعلق کو قائم کرنا اور قائم رکھنا ہے۔ آج کے اس دور میں اس کا ایک اہم پہلو خلیفۂ وقت کے خطبات باقاعدگی سے سننا اور ان پر عمل کرنا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”واضح ہو کہ اب اللہ کی رسی حضرت مسیح موعود کا وجود ہی ہے، آپ کی تعلیم پر عمل کرنا ہے اور پھر خلافت سے چمٹے رہنا بھی تمہیں مضبوط کرتا چلا جائے گا۔ خلافت تمہاری اکائی ہوگی اور خلافت تمہاری مضبوطی ہوگی۔ خلافت تمہیں حضرت مسیح موعود اور آنحضرت ﷺ کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والی ہوگی۔ پس اس رسی کو بھی مضبوطی سے پکڑے رکھو ورنہ جو نہیں پکڑے گا وہ بکھر جائے گا۔ نہ صرف خود برباد ہوگا بلکہ اپنی نسلوں کی بربادی کے سامان بھی کر رہا ہوگا۔“

پھر اسی تسلسل میں مزید فرمایا:

”آج ہر احمدی کو حبل اللّٰہ کا صحیح ادراک اور فہم حاصل کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ صحابہ کی طرح قربانیوں کے معیار قائم کرنا حبل اللّٰہ کو پکڑنا ہے۔ قرآن کریم کے تمام حکموں پر عمل کرنا حبل اللّٰہ کو پکڑنا ہے۔ اگر ہر فرد جماعت اس گہرائی میں جا کر حبل اللّٰہ کے مضمون کو سمجھنے لگے تو وہ حقیقت میں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے ایک جنت نظیر معاشرہ کی بنیاد ڈال رہا ہوگا۔“

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 516، 518)

قرآن مجید میں جماعت مومنین کا شعار سمعنا و اطعنا کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ ہمیشہ نیکی کی باتوں کو توجہ سے سنتے، سمجھتے اور یاد رکھتے ہیں اور پھر ان باتوں پر دل و جان سے عمل بھی کرتے ہیں۔ اطاعت کا پہلا زینہ سننا ہے، اسی لئے اس صفت کو پہلے رکھا گیا ہے۔ جو سنے گا نہیں وہ عمل کیسے کرے گا؟

احادیث نبویہ میں بھی نظام سے وابستگی اور نظام کے سربراہ اعلیٰ کے ارشادات کی مکمل اطاعت کا ذکر بہت کثرت سے ملتا ہے۔

ایک حدیث میں رسول پاکؐ نے فرمایا:

میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے اور غور سے سننے اور اطاعت کی وصیت کرتا ہوں۔

(ترمذی کتاب الایمان کتاب الاخذ بالسنۃ)

اطاعت کے ضمن میں یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ قرآن مجید کی جس سورۃ میں آیت استخلاف نازل ہوئی ہے اسی سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:

یعنی اے مومنو! یہ نہ سمجھو کہ رسول کا تم میں سے کسی کو بلانا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم میں سے بعض کا بعض کو بلانا۔ (سورۃ النور:64)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے:

”تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز آئے تم فوراً اس پر لبیک کہو اور اس کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑو کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے بلکہ اگر انسان اس وقت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ نماز توڑ کر خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز کا جواب دے۔۔۔۔۔۔ یہی حکم اپنے درجہ کے مطابق خلیفہ پر بھی چسپاں ہوتا ہے اور اس کی آواز پر جمع ہو جانا بھی ضروری ہوتا ہے۔،،

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 408۔409)

پس ہر احمدی کی ایک بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ خلیفہء وقت کے ارشادات کو توجہ سے سنے اور اس کی طرف سے آنے والی ہر آواز پر کان دھرے کیوں کہ وہ ان باتوں کی طرف جماعت مومنین کو بلاتا ہے جو وقت کی عین ضرورت اور ہر سننے والے کے لئے انتہائی مفید اور بابرکت ہوتی ہیں پس حضور انور کے پُر معارف خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے اور پوری توجہ سے سننا، بچوں کو سنانا اور سمجھانا ہر احمدی کی ایک بنیادی ذمہ داری ہے۔ جو شخص حضور انور کے خطبات اور خطابات کو باقاعدہ اہتمام سے نہیں سنے گا وہ حضور انور کے ارشادات کی تعمیل کی سعادت اور تزکیۂ نفس کے حصول سے بھی محروم رہ جائے گا۔

قرآن کریم کی سورۂ نور کی آیت استخلاف میں خلافت کے مضمون سے پہلے اللہ تعالیٰ نے رسول کی اطاعت کا حکم دیا اور خلافت کے ذکر کے معاً بعد اطاعت رسول کا۔ یہ کوئی اتفاقی بات نہیں بلکہ اس میں یہ عظیم نکتہ مخفی ہے کہ خلیفہ کی اطاعت دراصل رسول ہی کی اطاعت ہے۔ اور رسول کی اطاعت کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ اس کے خلیفہ کی اطاعت بھی اسی وفا اور جانفشانی سے کی جائے جس طرح رسول کی اطاعت کا حق ہے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے کون واقف نہیں، آپ نے علم و معرفت کی انتہائی منازل طے کیں۔ آپ صدق و وفا کے پیکر تھے۔ آپ کی مالی قربانیوں کی ایک داستان ہے۔ قرآن مجید کے علاوہ سلسلہ کی کئی کتب کے تراجم کئے۔ دین حق کی فضیلت و برتری ثابت کرنے کے لئے کئی کتب تصنیف کیں اور بین الاقوامی سطح پر لیکچرز دیئے۔ ایک عالم آپ کی خدمات کا معترف ہے۔ آپ نے دنیاوی ترقیات کی منازل طے کیں، فقید المثال کامیابیاں حاصل کیں اور بام عروج تک پہنچے۔ کسی نے ایک مرتبہ آپ سے سوال کیا کہ ان ترقیات اور کامیابیوں کا راز کیا ہے۔ آپ نے بے ساختہ فرمایا ”Because through all my life I was obedient to khalifa" یعنی میری کامیابیوں کی وجہ یہ ہے کہ میں تمام زندگی خلافت کا مکمل مطیع و فرمانبردار رہا ہوں“۔

(از الفضل 14 جون 2010ء صفحہ 4)

خلیفۂ وقت کے خطبات و ارشادات سننے کی اہمیت کے بارہ میں خود خلفاء کرام بھی وقتاً فوقتاً توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ افراد جماعت کی تربیت میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ خلیفۂ وقت کا خطبۂ جمعہ احباب جماعت کو سنانے کے بارہ میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

(یہ اُس وقت کی بات ہے جب خطبہ جمعہ روزنامہ الفضل کے ذریعے ہی جماعتوں میں پہنچتا تھا۔) فرمایا: ”جماعت کے عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ جمعہ یا اتوار کے دن یا ہفتہ میں کسی اور موقعہ پر میرا ہر خطبہ لوگوں کو سنایا کریں۔ بلکہ جماعتوں کا اصل کام یہی ہونا چاہئے۔ پھر فرمایا!

جس شخص کے سپرد خدا تعالیٰ جماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے۔ اسے طاقت بھی ایسی بخشتا ہے جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے اور جو اثر اس کے کلام میں ہوتا ہے وہ دوسرے کسی اور کے کلام میں نہیں ہو سکتا“۔

(الفضل 2 دسمبر 1942ء۔ بحوالہ روزنامہ الفضل 3 ستمبر 2001ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں جو کہ آپ نے سورینام میں ارشاد فرمایا تھا، اولاد کی تربیت کی اہمیت اور اس کے طریق کے بارہ میں فرمایا:

”احمدی ماں باپ کو اپنی بچیوں کی فکر کرنی چاہئے، اپنی نوجوان نسلوں کی فکر کرنی چاہئے اور ایسے آزاد معاشرے میں جب تک شروع سے اُن کی صحیح تربیت نہیں کریں گے اُس وقت تک اُن کے اخلاق کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ کچھ دیر تک یہ آپ کی بچے رہیں گے پھر یہ معاشرے کے بچے بن جائیں گے پھر یہ اس قوم کے بچے ہو جائیں گے۔ آپ کا سرمایہ دوسرے کے ہاتھوں میں چلا جائے گا۔ جب کہ یہ وہ دولت ہے جو خدا نے آپ کو عطا کی ہے۔ سب سے بڑی دولت اولاد کی دولت ہے۔ اگر ساری عمر کی کمائی آپ ایک دن میں گنوا بیٹھیں تو کتنا دکھ محسوس کرتے ہیں لیکن یاد رکھیں اولاد کی دولت سے بڑھ کر دنیا کی اور کوئی دولت نہیں ہے۔ اگر اولاد ہاتھ سے نکل جائے تو گویا ساری عمر کی کمائی ہاتھ سے گئی۔ پس اس کا فکر کریں اور اس ضمن میں مَیں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر آپ باقاعدگی کے ساتھ خطبات کو خود بھی سنیں اور اپنے بچوں کو بھی سمجھائیں تو چونکہ ان میں قرآن کریم کا ذکر چلتا ہے، آنحضرتؐ کے اخلاق حسنہ کا ذکر چلتا ہے اور چونکہ حضرت مسیح موعود کے کلام سے نصیحتیں پیش کی جاتی ہیں اس لئے تربیت کا ایک بہت ہی اچھا ذریعہ ہیں اور آپ کی نئی نسل کو قرآن اور دین اور محمد رسول ﷺ اور مسیح موعود سے ان خطبات کے وسیلے سے انشاء اللہ ایک گہرا ذاتی تعلق پیدا ہو جائے گا اور جب خدا سے تعلق پیدا ہو جائے تو پھر دنیا والے اُس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ کیسا ہی گندا معاشرہ ہو لیکن جس کا اللہ سے تعلق ہو جائے وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھائیں“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 1991ء)

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ اقتباس بھی ہمارے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”جو احمدی اس جستجو میں ہوتے ہیں کہ ہم نے خلیفہ وقت کی آواز کو سننا ہے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے، اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے وہ نہ صرف شوق سے خطبات سنتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو ہی ان کا مخاطب سمجھتے ہیں“۔۔۔۔۔۔ اسی

خطبہ میں آگے چل کر فرمایا: ''اگر خلیفہ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 23/اپریل 2010ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خلیفۂ وقت کے خطبات کو ایک قوم کی تشکیل کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیوں کہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جا رہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی نئی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہِ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور (۔) واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اس لیے خواہ وہ فجی کے احمدی ہوں یا سُرینام کے احمدی ہوں۔ ماریشس کے ہوں یا چین، جاپان کے ہوں۔ روس کے ہوں یا امریکہ کے، سب اگر خلیفہ وقت کی نصیحتوں کو براہِ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہوگی۔ وہ سارے ایک قوم بن جائیں گے خواہ ظاہری طور پر ان کی قوموں کا فرق ہی کیوں نہ ہو۔ ان کے رنگ چہروں کے لحاظ سے، جلدوں کے لحاظ سے الگ الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہوگا۔ وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے کیونکہ وہ قرآنِ کریم کی روشنی میں تربیت پا رہے ہوں گے قرآن کریم کے نور سے حصہ لے رہے ہوں گے۔''

(خطبہ جمعہ 31/مئی 1991ء)

ہماری خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وقت کے امام کو پہچاننے کی توفیق دی، اور اس کا سراسر فضل واحسان ہے کہ ہمیں خلافت کے نظام میں شامل کیا، ایک خلیفہ عطا کیا جو ہمارے لئے ہمارا درد رکھتا ہے، ہمارے لئے اپنے دل میں پیار رکھتا ہے، اِس خوش قسمتی پر جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے، اس شکر کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ ہم خلیفہ وقت کی آواز وہدایات کو سنیں اور اِس پر عمل کریں کیوں کہ اُس کی آواز وقت کی آواز ہوتی ہے، زمانے کی ضرورت کے مطابق یہ الٰہی بندے بولتے ہیں۔ خدائی تقدیروں کے اشاروں کو دیکھتے ہوئے وہ رہنمائی کرتے ہیں۔ الٰہی تائیدات و نصرت ان کے شامل حال ہوتی ہے۔ خدائی صِفات ان کے اندر جلوہ گر ہوتی ہیں۔ خلافت سے زندہ تعلق کے ثمرات میں سے ایک ثمر یہ بھی ہے کہ خلافت کی راہنمائی اور اس کی اطاعت کی برکت سے احمدیوں کو صراطِ مستقیم پر گامزن رہنے، بدعتوں اور بد رسموں سے بچنے کی توفیق ملتی ہے۔ اس کا مظاہرہ ہم ہر جمعہ کے روز اس صورت میں بھی دیکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہٗ اللہ تعالیٰ کے خطبہ سے دنیا بھر کے احمدی اپنی سمتیں درست کرتے ہیں اور خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ جن روحانی اور اخلاقی کمزوریوں کی نشاندہی فرماتے ہیں ہر احمدی فوراً اُن سے نجات پانے کے لئے اپنے ذہن میں ایک لائحہ عمل تشکیل دینے لگ پڑتا ہے۔

اس کی ایک تازہ مثال سنیئے! کچھ عرصہ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی تھی کہ مہندی کی رسم پر ضرورت سے زیادہ خرچ اور بڑی بڑی دعوتوں سے ہمیں رکنا چاہئے۔ تو اس دن لندن میں ایک احمدی گھرانے میں مہندی کی دعوت تھی۔ جب انہوں نے حضور کا خطبہ سنا تو انہوں نے دعوت کینسل (Cancel) کر دی اور لڑکی کی چند سہیلیوں کو بلا کر کھانا کھلا دیا اور باقی جو کھانا پکا ہوا تھا وہ بیت الفتوح میں ایک فنکشن (Function) تھا اس میں بھیج دیا۔ تو یہ ہیں وہ احمدی جو توجہ دلانے پر فوری ردّعمل دکھاتے ہیں۔

(از خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15/جنوری 2010ء)

یہ خدا تعالیٰ کا جماعت احمدیہ کے افراد پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ ہم اس الٰہی نظام سے وابستہ ہیں جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی آیت استخلاف میں فرمایا تھا اور جس کے قیام کی خوشخبری نبی پاک ﷺ نے حضرت مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق عطا فرمائی تھی۔ پس آج فرمانِ خداوندی ''کونوا مع الصادقین''، پر عمل کرنے اور اس کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کا بہترین راستہ یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نظامِ خلافت کے ساتھ کامل وفا اور اطاعت کا نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اپنے آپ کو ایک خادمانہ حالت میں پیش کر دیں۔ خلیفہء وقت کا مبارک وجود ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کا ایک عظیم الشان ذریعہ ہے کیوں کہ وہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ آسمانی نظام کا نمائندہ ہے۔ قرآنی علوم وعرفان کا ایک چشمہء فیض ہے جو جاری وساری ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم خلیفۂ وقت کی پاکیزہ صحبت سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں اور حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہوں ''تزکیۂ نفس کے واسطے صحبت صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے''۔ (ملفوظات جلد 1، صفحہ 463)

آج دنیا کے دوسو سے زائد ممالک میں بسنے والے کروڑوں احمدیوں کے لئے یہ تو ممکن نہیں کہ وہ سب جسمانی رنگ میں حاضر ہو کر حضورِ انور کی صحبت سے استفادہ کریں لیکن ایم ٹی اے کی شکل میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر خدا تعالیٰ کی رحیمیت ایک نئے انداز سے جلوہ گر ہے۔ اور زمین کے کناروں تک پھیلے ہوئے احمدی گھر بیٹھے ٹیلی ویژن پر کم از کم خطبۂ جمعہ سننے کا اہتمام کر لیں تو وہ صحبت صالحین سے فیض یاب ہو رہے ہوں گے۔ اور حضرت مسیح موعود کی یہ مراد پوری کر رہے ہوں گے کہ وہ آئیں اور صحبت سے فیض یافتہ ہوں۔

(بحوالہ الفضل 20 جولائی 1998ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1939ء میں خلافت احمدیہ کی سلور جوبلی کی تقریب کے موقعہ پر خلافتِ راشدہ کے موضوع پر ایک تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں آپ نے خطبات جمعہ کی اہمیت کے بارہ میں فرمایا۔

''غرض جمعہ جو نماز کا بہترین حصہ ہے اسی صورت میں احسن طریق پر ادا ہو سکتا ہے جب (۔) میں خلافت کا نظام موجود ہو۔ چنانچہ دیکھ لو ہمارے اندر چونکہ ایک نظام ہے اس لئے میرے خطبات ہمیشہ اہم وقتی ضروریات کے متعلق ہوتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ بعض غیر احمدی بھی ان سے اِتنے متاثر ہوتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں ہمیں تو آپ کے خطبات الہامی معلوم ہوتے ہیں مسلمانوں کا ایک مشہور لیڈر باقاعدہ میرے خطبات پڑھا کرتا ہے چنانچہ ایک دفعہ اس نے کہا کہ اِن خطبات سے مسلمانوں کی صرف مذہبی ہی نہیں بلکہ سیاسی راہنمائی بھی ہوتی ہے۔''

(صفحہ 73)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کی ادائیگی کے بارے میں بطورِ خاص حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جمعہ کی اتنی اہمیت ہے کہ اس بارہ میں ایک علیحدہ سورۃ نازل فرمائی۔ جمعہ کا دن ایک طرح سے عید کا دن ہے۔ اس روز نماز جمعہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے پیارے امام کے تازہ خطبہ سے بھی استفادہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اگر ہم اِن خطبات کو باقاعدگی اور غور سے براہِ راست سنیں اور خلیفۂ وقت کی ہدایات پر دل وجان سے عمل کرنے کی کوشش کریں تو یقین کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا وہ تزکیۂ نفس ہو جائے گا کہ جس کی بدولت ہماری دنیا اور عاقبت دونوں سنور جائیں گے۔

ہمیں ہمیشہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خلیفۂ وقت کے خطبات تمام احمدیوں کے لئے ہوتے ہیں۔ خطبہ خواہ کہیں دیا جا رہا ہو۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جہاں خطبہ دیا جا رہا ہے صرف وہاں کے احمدیوں کے لئے ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس غلط فہمی کا تدارک اپنے ایک خطبہ جمعہ میں یوں فرمایا:

''میں جب خطبے یا تقریر میں کوئی بات کرتا ہوں تو بعض احمدی سمجھتے ہیں کہ یہ ہدایت صرف اس جگہ کے لئے ہے جہاں خطاب ہو رہا ہے۔ ایک احمدی کا یہ رویّہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ کسی بھی احمدی کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ مَیں جس ملک میں خطبے یا تقریر میں کوئی بات کروں جو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے حوالے سے ہے تو وہ صرف اُسی ملک کے لئے ہے۔ بلکہ جہاں جہاں بھی احمدی موجود ہیں وہ سب اس کے مخاطب ہوتے ہیں۔ جب ہم یہ سمجھیں گے تو تبھی ہم میں یک رنگی پیدا ہوگی اور تبھی ہم ایک رب العالمین کے ماننے والے کہلا سکیں گے۔''

(خطباتِ مسرور جلد چہارم صفحہ 597)

اِس وقت احمدیت کا قافلہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کی بابرکت قیادت میں بڑی تیزی کیساتھ رواں دواں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا نزول بارش کی طرح ہو رہا ہے اور اگر ہر احمدی اپنی ذمہ داریاں کماحقہٗ ادا کرنے کی کوشش شروع کر دے تو فتح کے خدائی وعدوں کے پورا ہونے کے دن قریب تر ہو سکتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم حضورِ انور کی تمام ہدایات پر عمل پیرا ہو جائیں اور ہمارا ہر عمل خلیفہ وقت کی منشاء اور خدا تعالیٰ کی رضاء کے لئے ہو۔ اور حضرت مسیح موعود کی یہ خواہش پوری ہو جائے۔ ''چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا''۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو امامِ وقت کے خطبات سننے، سمجھنے اور ان کے تمام ارشادات پر ''لبیك یا امامنا لبیك یا سیدی'' کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## بقیہ صفحہ 3 حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ

### مآخذ


القسطلانی، مواهب اللدنیہ، جلد 1، صفحہ 566، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 2004ء

ابن عبدالبر، الدرر فی اختصار المغازی والسیر، صفحہ 216، مطبوعہ دار المعارف، قاہرہ، مصر، 1991ء

المقریزی، امتاع الاسماع، جلد ا، صفحہ 358، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1999ء

شمس الدین الذہبی، سیر اعلام النبلاء، جلد 3 صفحہ 102، مطبوعہ موسستہ الرسالہ، بیروت، لبنان، 1982ء

ابن عبدالبر، الاستیعاب فی اسماء الاصحاب، جلد 2، صفحہ 159، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان، 2006ء

# اطلاعات و اعلانات

**نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔**

## درخواست دعا

مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد لطیف وڑائچ صاحب دارالبرکات ایک سال سے فالج کی مرض میں مبتلا اور صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم سلطان علی صاحب دارالیمن وسطی حمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بھانجا شاہد محمود ولد مکرم محمد اسلم صاحب لندن بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تمام پیچیدگیوں سے بچائے اور صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر پیر مسیح الرحمٰن جالب صاحب بیری کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم ڈاکٹر پیر فضل الرحمٰن صاحب آف سانگھڑ مورخہ 20 ستمبر 2013ء کو 93 سال کی عمر میں کراچی میں وفات پا گئے۔ آپ یکم اپریل 1920ء کو موضع رمل شریف ضلع منڈی بہاؤالدین میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام پیر برکت علی صاحب اور والدہ کا نام روشن جان صاحبہ تھا۔ آپ کی اہلیہ کا نام محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ تھا آپ حضرت حافظ روشن علی صاحب کے بھتیجے اور حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کے داماد تھے۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کرنے کے بعد انگلش گورنمنٹ میں سانگھڑ نقل مکانی کی اور وہاں عرصہ 50 سال تک بحیثیت ڈاکٹر خدمت خلق کرتے رہے۔ آپ سانگھڑ ضلع کی جماعت کے بانیوں میں سے تھے جو کہ رفتہ رفتہ ترقی کرتی ہوئی ایک بڑی جماعت کی صورت اختیار کر گئی۔

ڈاکٹر صاحب ایک درویش فطرت، فرشتہ سیرت، گم گو، انتہائی برداشت، حکمت عملی سے کام لینے والے اور معاملہ جوئی سے زندگی گزارنے والے انسان تھے۔ آپ نے ایک لمبی عمر پائی، بھرپور زندگی گزاری اور اپنی اولاد کے لئے علم و عقل کے ساتھ بہت ساری دنیا چھوڑ گئے۔ عبادات بجالاتے اور اولاد کو بھی تلقین کرتے۔ آپ الفرقان فورس میں مجاہدین احمدیت میں شامل ہو کر کشمیر کے محاذ پر خدمت ملک کرتے رہے۔ ایک مرتبہ آپ نے اپنی اہلیہ کا تمام زیور چندہ میں دیا تھا۔ ضلع سانگھڑ میں اسیران اور متاثرین جماعت افراد کی پیش قیمت خدمت کی اور ہر محاذ پر ان کے تحفظ کی کوشش کی۔ آپ نے ذاتی طور پر بھی سلسلہ کی خاطر کئی مقدمات کا صبر، شکر اور خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا۔ آپ دو شہید بیٹوں مکرم ڈاکٹر مجیب الرحمٰن پاشا صاحب شہید سانگھڑ شہادت 2006ء اور مکرم پیر حبیب الرحمٰن صاحب شہید سانگھڑ شہادت 2010ء کے والد تھے۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے خاکسار، مکرم پیر خلیل الرحمٰن صاحب ربوہ، چار بیٹیاں مکرمہ بشریٰ صفی اللہ صاحبہ امریکہ، مکرمہ نعیمہ قاضی صاحبہ کینیڈا، مکرمہ طیبہ پروین صاحبہ کراچی اور مکرمہ فوزیہ احمد نوشاہی صاحبہ کینیڈا چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے درجات بلند کرے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم مبشر احمد باسل صاحب مقیم جرمنی ابن مکرم منور احمد بجہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے سسر محترم چوہدری محمود احمد باجوہ صاحب ولد مکرم چوہدری سید احمد صاحب آف کوٹ سردار خان ضلع سیالکوٹ مورخہ 28 ستمبر کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ یکم اکتوبر 2013ء کو صبح 9 بجے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دفاتر صدر انجمن میں نماز جنازہ پڑھائی اس کے بعد میت کو ان کے مقامی گاؤں لے جایا گیا۔ جہاں اسی دن ڈیڑھ بجے دوپہر کو نماز جنازہ مربی صاحب مقامی نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے سوگواران میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم شریف النفس انسان تھے اور جماعتی طور پر تعاون کرنے والے تھے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

**عطیہ چشم خدمت خلق ہے**

## سالانہ صنعتی نمائش

(مجلس اطفال الاحمدیہ دارالعلوم ب بلاک ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال مجلس اطفال الاحمدیہ دارالعلوم ب بلاک کو مورخہ 27 اور 28 ستمبر 2013ء کو سالانہ صنعتی نمائش منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ 26 ستمبر کو مقررہ جگہ پر بلاک کے تمام اطفال نے وقار عمل کیا۔ مورخہ 27 ستمبر کو مکرم نسیم احمد نذیر صاحب نائب مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے نمائش کا افتتاح کیا۔ نمائش میں اطفال کے ہاتھوں سے بنائے ہوئے 36 مختلف ماڈلز، 3 زمینی ماڈلز، 15 مختلف خطاطی کے نمونے اور پینٹنگز، 26 مختلف گیمز، 5 کمپیوٹر پروگرامنگ اور سولر سسٹم کے حوالے سے مختلف چارٹس، 14 اطفال نے مختلف کھانے کے سٹالز لگائے جبکہ ایک طفل نے چھوٹے چھوٹے میجک کر کے دکھائے۔ اس نمائش میں 8 حلقہ جات کے 135 اطفال نے حصہ لیا۔ نمائش دیکھنے والوں کی مجموعی تعداد 425 رہی۔ نمائش کی اختتامی تقریب مورخہ 28 ستمبر 2013ء کو بعد از نماز عصر کوڈیسنٹ انگلش سکول میں منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم نصیر احمد انجم صاحب مربی سلسلہ تھے۔ تلاوت، وعدہ اطفال کے بعد مکرم انیس احمد صاحب نگران دارالعلوم ب بلاک نے رپورٹ پیش کی۔ بعدازاں مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح کیں۔ اس کے بعد مکرم شفیق احمد بجہ صاحب ناظم اطفال نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مہمان خصوصی نے دعا کروائی۔

ڈاکٹر۔ع۔ب۔الٰہ دین

## مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب کا ذکر خیر

میرے پیارے ماموں جان حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب۔ 25 مارچ 2011ء کو ہم سے جدا ہو گئے۔

آپ سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کے فرزند علی محمد الٰہ دین کے سپوت تھے۔ سیٹھ صاحب کا نام نامی جماعت میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ نے خلافت ثانیہ کے ابتداء میں اسماعیلیہ فرقہ سے نکل کر احمدیت کو قبول کیا تھا اور پھر ایمان و اخلاص میں ایسی جلد جلد ترقی کی اور قربانی اور خدمت دین کا ایسا اعلیٰ نمونہ قائم کیا کہ بہت سے پیچھے آنے والے لوگوں سے آگے نکل گئے۔ بس یہی وہ مبارک طبقہ ہے جسے قرآن مجید نے ”السابقون“ کے اعزازی نام سے یاد کیا۔

(تحریر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب از تابعین رفقاء احمد)

اپنے ماموں جان کا ذکر خیر کرنے سے پہلے اس رویاء کے متعلق بتانا چاہوں گی جو حضرت مصلح موعود نے مرحوم کے دادا کے قبولیت احمدیت سے پہلے دیکھی اور جو بعینہٖ پوری ہوئی چنانچہ حضرت اقدس آپ کے نام ذیل کے قلمی مکتوب میں یہ بات رقم فرماتے ہیں کہ:

”میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ ایک بڑی عمارت میں بیٹھے ہیں جس کے بیچ ایک بڑا صحن ہے۔ ایک تخت اس میں بچھا ہے اور آپ اس پر بیٹھے ہوئے ہیں اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے خدا تعالیٰ کے فضل کی بارش بہ شکل نور ہو رہی ہے اور آپ پر گر رہی ہے۔“

حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب نے احمدیت کی جو شمع اپنے خاندان میں روشن کی، ماموں جان نے اسے آخری دم تک نہایت درجہ اخلاص و وفا سے جلائے رکھا۔ حضرت صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی اخلاص کو دیکھتے ہوئے آپ کو ہندوستان کی جماعت کا قلم دان سونپا اور صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان مقرر فرمایا جو بلاشبہ ایک بڑے اعزاز کی بات ہے۔ اس عظیم ذمہ داری نے تو گویا آپ کے ناتواں جسم میں ایک نئی روح پھونک دی......

ماموں جان حافظ قرآن تھے۔ آپ کو بچپن سے ہی قرآن مجید حفظ کرنے کا شوق تھا۔ خاکسارہ کی والدہ بتاتی ہیں کہ جب ہم بھائی بہن اپنے دیگر مشاغل میں مشغول ہوتے تو بھائی جان ٹہل ٹہل کر قرآن شریف حفظ کر رہے ہوتے تھے۔ آپ نے نہ صرف قرآن شریف کے وسیع خزانے کو اپنے ذہن میں محفوظ کیا بلکہ دنیاوی تعلیم کی انتہا تک پہنچے۔ آپ نے Ph.D کی اور دنیا کے سو ماہرین فلکیات میں آپ کا شمار ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع آپ سے بطور خاص سائنسی نشست فرماتے اور ان سے Astronomy کے اسرار و رموز پر تفصیل سے گفتگو فرماتے۔ دبلے پتلے حد درجہ منکسر المزاج تھے۔ مسکراتا ہوا چہرہ آپ کا خاصا تھا۔ میری ممانی جان کی جلد جدائی پر کمال صبر کا نمونہ دکھایا اور راضی بہ رضا کے پیکر بنے رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور ازراہ شفقت، تفصیل سے آپ کی علمی و جماعتی خدمات کو سراہا اور آپ کو ”اولوالالباب“ میں شمار فرمایا۔

حضور انور کے یہ الفاظ بلاشبہ آپ کے خاندان کے لئے گراں قدر سرمایہ ہے۔

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مراتب عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

## تصحیح

الفضل 30 ستمبر 2013ء کو صفحہ 7 کالم نمبر 1 پر ولادت کے اعلان میں بچے کے والد کے نام میں غلطی ہوگئی ہے۔ والد کا نام شفاعت فیصل خان ہے اور والدہ کا نام نجم السحر ہے۔ احباب درستی کرلیں۔

## دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)


سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

مکان برائے فروخت
10 مرلہ مکان برائے فروخت
12/13 دارالصدر جنوبی ربوہ نزد چوک یادگار
رابطہ: ڈاکٹر حمید احمد: 0333-5939846

مکان برائے فروخت
1 عدد مکان دارالرحمت شرقی الف نزد اقصیٰ چوک ربوہ برائے فروخت ہے۔
047-6212034, 0300-7992321

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
4/3 یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815


### ربوہ میں طلوع وغروب 5/اکتوبر

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 4:43 |
| طلوع آفتاب | 6:02 |
| زوال آفتاب | 11:56 |
| غروب آفتاب | 5:51 |

## ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

### 5/اکتوبر 2013ء

| | |
|---|---|
| 2:00 am | خطبہ جمعہ 4/اکتوبر 2013ء |
| 3:15 am | راہ ہدیٰ |
| 6:30 am | جلسہ سالانہ آسٹریلیا۔ حضور انور کا لجنہ سے خطاب Live |
| 9:40 am | لقاء مع العرب |
| 12:05 pm | انصاراللہ اجتماع بیلجیئم 19/اکتوبر 2008ء |
| 2:00 pm | سوال وجواب |
| 3:50 pm | خطبہ جمعہ 4/اکتوبر 2013ء |
| 9:00 pm | راہ ہدیٰ Live |

### 6/اکتوبر 2013ء

| | |
|---|---|
| 2:00 am | راہ ہدیٰ |
| 3:50 am | خطبہ جمعہ 4/اکتوبر 2013ء |
| 6:30 am | جلسہ سالانہ آسٹریلیا۔ حضور انور کا اختتامی خطاب Live |
| 9:50 am | لقاء مع العرب |
| 12:00 pm | گلشن وقف نو 9/اپریل 2011ء |
| 2:05 pm | سوال وجواب |
| 5:55 pm | خطبہ جمعہ 4/اکتوبر 2013ء |
| 8:10 pm | گلشن وقف نو |


فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

FR-10

STUDY IN
UK IRELAND GERMANY MALAYSIA OTHER EUROPEAN COUNTRIES
AUSTRALIA USA SWEDEN ITALY

Free Classes
Get upto 7+ Bands Guaranteed
IELTS
BRITISH COUNCIL
AEO PAKISTAN

Spoken English Classes
Special Morning, Evening Classes Available
German Language Course
Special Classes Available

Get admission and study in world's top ranking universities & colleges.
Special classes for all Embassies Interview preparations

Apply Now For Coming Intake

OUR SERVICES
- Admissions
- Scholarships & Free Education
- Visa Advice
- Career Counseling

Diploma, Bachelors, Masters & other courses.
Part Time Work Allow During Study

FREE SEMINAR
5th October 2013 at Star Academy College Road Rabwah.
4:30 To 8:30 PM

457, B Block, Near Allah Hu Chowk, Johar Town, Lahore.
Land line:042-35170457
Mobile: 0305-4131348
Info@jvconsultants.org
www.jvconsultants.org
Join us for study in world top Ranking universities and Colleges.
FOREIGN EDUCATION CONSULTANTS
JV CONSULTANTS